از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1965

دی کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ

بنام

دی کارپوریشن آف کلکتہ

[کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

کلکتہ ٹرام ویز ایکٹ (ویسٹ بنگال ایکٹ 25، سال 1951)، دفعہ 5-ثالثی کی شق کے ساتھ معاہدے-کیا محفوظ کیا گیا ہے۔

کلکتہ ٹرام ویز ایکٹ، 1951 کے نفاذ کے ذریعے، حکومت مغربی بنگال کو اپیل کنندہ کے پیشرو اور مدعاعلیہ کے پیشرو کے درمیان ہونے والے مختلف معاہدوں میں کلکتہ کارپوریشن (مدعاعلیہ) کی جگہ لے لی گئی تھی، بشرطیکہ معاہدوں کے تحت ادا کی جانے والی کوئی بھی رقم درخواست گزار کی طرف سے مدعاعلیہ کو ادا کی جائے گی۔ تمام معاہدوں میں ثالثی کی شق شامل تھی جو معاہدوں کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعے کو مقررہ طریقے سے ثالثی کے پاس بھیجتی تھی۔ درخواست گزار کی جانب سے مدعاعلیہ کو ادا کیے جانے والے کرایہ پٹری کے حوالے سے تنازعات پیدا ہوئے اور تنازع کو ثالثی کی شق کی شرائط کے مطابق ثالثی کے لیے بھیج دیا گیا، 'اپیل کنندہ نے اپنے حقوق پر تعصب کیے بغیر اپنے ثالث کو نامزد کیا اور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تاکہ اس سوال کا تعین کیا جا سکے کہ آیا اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان کوئی درست ثالثی معاہدہ تھا یا نہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ خصوصی اجازت کے ذریعہ اپیل میں ایک معاہدہ تھا:

حکم ہوا کہ: مدعاعلیہ کو ادا کی جانے والی رقم کا حق اور ثالثی کے طریقہ کار دونوں کو ایکٹ کے تحت محفوظ کیا گیا تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 5 کی شرائط کے ساتھ ساتھ ضروری مضمرات کے تحت معاہدوں کے تحت واجب الادا رقوم کے موضوع کو استثنیٰ کے دائرہ کار میں بنیادی اور طریقہ کار دونوں پہلوؤں کے تحت لایا گیا ہے۔ کرایہ کی ادائیگی کا بنیادی حق اور اس حق کے حوالے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعے کو معاہدوں میں شامل ثالثی کے حوالے کرنے کا طریقہ کار ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور منقطع نہیں ہیں۔ بنیادی حق کو محفوظ رکھنا اور اس کو نافذ کرنے کے طریقہ کار کے حق کو روکنا حق کو بچانا اور علاج سے انکار کرنا ہے۔

[357 C-D; F-G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 245، سال 1964۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 13 فروری 1963 کے فیصلے اور حکم نامے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور ڈی این گپتا۔

جواب دہندہ کی طرف سے ٹی دیسائی اور پی کے مکھرجی۔

عدالت کا فیصلہ سباراؤ، جسٹس نے سنایا۔

سباراؤ، جسٹس۔ 2 اکتوبر 1879ء کو یا اس کے آس پاس کلکتہ کی کارپوریشن نے 1876 کے بنگال ایکٹ چہارم کے تحت ڈیلوین پیرش، الفریش پیرش اور رابنسن سوٹر کے ساتھ تحریری طور پر ایک معاہدہ کیا اور اس کے بعد گرانٹ حاصل کرنے والوں کو بلایا۔

جس کے تحت کارپوریشن نے مذکورہ گرانٹ حاصل کرنے والوں کو مذکورہ معاہدے میں فراہم کردہ کچھ کرایوں کی ادائیگی پر کلکتہ میں کچھ ٹرام ویز کی تعمیر، دیکھ بھال اور استعمال کا حق دیا۔ معاہدے میں ثالثی کی شق شامل تھی جس میں مذکورہ معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعے کو اس کے تحت طے شدہ طریقے سے ثالثی کو بھیجنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مذکورہ معاہدے میں شق 28 میں مزید کہا گیا ہے کہ "مذکورہ کارپوریشن" کے الفاظ میں کارپوریشن اور اس کے جانشین شامل ہوں گے۔ کلکتہ کارپوریشن کے جانشینوں اور گرانٹ دہندگان کے درمیان وقتاً فوقتاً مختلف معاہدے کیے گئے، یعنی 22 نومبر، 1879، 2 ستمبر، 1893 اور 9 دسمبر، 1899 کو، اور مناسب ایکٹ کے ذریعہ ان کی توثیق کی گئی۔ ان تمام معاہدوں میں اپیل کنندہ کے پیشرو نے مدعا علیہ کے پیشروؤں کو کرایہ

ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی جو ان کے ذریعہ تعمیر، برقرار اور استعمال کیے جانے والے ٹرام ویز کے سلسلے میں تھے۔ مذکورہ تمام معاہدوں میں ثالثی کی شق بھی شامل تھی جو پہلے معاہدے میں موجود تھی۔ کلکتہ کی کارپوریشن اب 1876 کے بنگال ایکٹ چہارم کے تحت تشکیل دی گئی کلکتہ شہر کی کارپوریشن کی جائیدادوں کی جانشین ہے۔ یہ 1888 کے بنگال ایکٹ 11 کے ذریعہ تشکیل دیا گیا تھا۔ درخواست گزار، یعنی کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ، مذکورہ گرانٹ حاصل کرنے والوں کا جانشین یا تفویض کنندہ ہے۔ 30 اگست 1951 کو ریاست مغربی بنگال نے اپیل کنندہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے تحت حکومت مذکورہ معاہدے میں فراہم کردہ اپیل کنندہ کے حلف نامے کو خریدنے پر راضی ہو گئی۔ مذکورہ معاہدہ اس بات سے مشروط تھا کہ مناسب مقننہ کے ذریعہ معاہدے کی توثیق کرنے اور اسے نافذ کرنے کے لئے ایک ایکٹ منظور کیا جائے۔ کلکتہ ٹرام ویز ایکٹ، 1951 (ویسٹ بنگال ایکٹ XXV، سال 1951) منظور کیا گیا تھا اور یہ 18 اکتوبر، 1951 کو نافذ العمل ہوا۔ اس ایکٹ کے تحت حکومت مغربی بنگال کو مختلف معاہدوں کے تحت کلکتہ کارپوریشن کی جگہ عملی طور پر تبدیل کر دیا گیا تھا اور اس ریزرویشن کے تحت کہ مذکورہ معاہدوں کے تحت ادا کی جانے والی کوئی بھی رقم اپیل کنندہ کی طرف سے کارپوریشن کو ادا کی جائے گی۔ درخواست گزار کی جانب سے کارپوریشن کو ادا کیے جانے والے کرایہ پٹری کے حوالے سے تنازعات پیدا ہوئے اور ثالثی شق کی شرائط کے مطابق تنازعہ ثالثی کے پاس بھیج دیا گیا۔ اگرچہ فریقین نے معاہدوں کی ثالثی کی شق کے تحت ثالث مقرر کیے تھے، لیکن اپیل کنندہ نے اپنے حقوق کے خلاف تعصب کے بغیر اپنے ثالث کو نامزد کیا اور 7 جنوری، 1963 کو کلکتہ ہائی کورٹ کے اصل فریق میں ایک درخواست دائر کی، جس میں اس سوال کا تعین کیا گیا کہ آیا اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان کوئی جائز ثالثی معاہدہ ہے یا نہیں۔ درخواست کی سماعت جسٹس اے این رے نے کی، جنہوں نے کہا کہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہے اور اپیل کنندہ متعلقہ معاہدوں میں شامل ثالثی کی شقوں میں فریق ہے، کہ مدعا علیہ مذکورہ معاہدوں کی روشنی میں ثالثی کا حوالہ دے سکتا ہے اور ثالثوں کا حوالہ درست ہے۔ قانونی اور مؤثر درخواست گزار نے خصوصی اجازت کے ذریعے ہائی کورٹ کے مذکورہ حکم کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

درخواست گزار کے وکیل جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ مختلف معاہدوں کے تحت کلکتہ کارپوریشن کے تمام حقوق ٹرام ویز ایکٹ، 1951 کے تحت منتقل کیے گئے تھے اور صرف کارپوریشن کو ادا کی جانے والی رقم کے علاوہ مغربی بنگال کی حکومت کو تفویض کیے گئے تھے اور اس لئے کارپوریشن معاہدوں کی ثالثی کی شقوں پر بھروسہ نہیں کر سکتی اور رقم کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تنازعات کا حوالہ نہیں دے سکتی۔ ثالثی کے لئے مذکورہ معاہدوں کی شرائط کے مطابق قابل ادائیگی ہے۔

اٹھایا گیا نکتہ ایک چھوٹے سے کمپاس میں ہے اور مغربی بنگال XXV، سال 1951 کی متعلقہ دفعات کی طرف موڑتا ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت 30 اگست 1951 کو مغربی بنگال کے گورنر اور دوسری طرف کلکتہ ٹرام ویز کمپنی لمیٹڈ کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی تصدیق کی گئی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 3 میں کہا گیا ہے، 'منتقلی کے معاہدے کی تصدیق کی جاتی ہے اور اس پر فریقین کو پابند کیا جاتا ہے اور اس کی متعدد دفعات اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے اس ایکٹ میں اسے نافذ کیا گیا ہو۔ دفعہ 4 کے تحت کسی بھی دوسرے قانون کے برعکس کچھ بھی ہونے کے باوجود کارپوریشن آف کلکتہ، ہاوڑہ میونسپلٹی کے کمشنرز، جنوبی مضافاتی میونسپلٹی کے کمشنرز اور نیو ہاوڑہ برج کے کمشنروں کے ٹرام ویز کی تعمیر، دیکھ بھال، استعمال، لیزنگ یا دیگر معاملات سے متعلق تمام اختیارات اور فرائض حکومت کو منتقل کر دیے جائیں گے۔ دفعہ 5، جو اہم دفعہ ہے، میں لکھا ہے:

(1) اس ایکٹ کے دوسرے شیڈول میں جن متعدد معاہدوں کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں وہ اس طرح نافذ العمل ہوں گے جیسے مذکورہ شیڈول کے کالم 2 میں بیان کردہ متعلقہ اداروں اور افراد کے بدلے حکومت اس میں فریق تھی اور ایسے کسی بھی معاہدے میں ایسے کسی ادارے یا فرد کو حوالہ دیا جائے گا جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق کو حکومت کا حوالہ نہ سمجھا جائے:

بشرطیکہ اس طرح کے کسی بھی معاہدے کے تحت ایسے کسی ادارے یا افراد کو ادا کی جانے والی کوئی بھی رقم اس طرح قابل ادائیگی رہے گی جیسے یہ ایکٹ منظور ہی نہ ہوا ہو۔

دوسرے شیڈول میں ان مختلف معاہدوں کے عنوانات کی ایک فہرست شامل ہے جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت حکومت کو قانونی طور پر مدعا علیہ یا اس کے

پیشرووں کی جگہ مختلف معاہدوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ تصور ایک اچھی طرح سے بیان کیا گیا ہے. حکومت کارپوریشن اوراس کے پیشرووں کو معاہدوں میں فریق کے طور پر تبدیل کرتی ہے جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق کی ضرورت نہ ہو۔ فطری مفروضہ یہ ہے کہ لیکن اس شق کے لئے اس دفعہ کے نفاذ کے حصے میں شرط کا موضوع بھی شامل ہوگا۔ دفعہ 5 کی شق اس طرح کے کسی بھی معاہدے کے تحت اس میں مذکور کسی بھی ادارے کو ادا کی جانے والی رقوم کو اصل دفعہ کے نفاذ سے بچاتی ہے:

اس میں قابل ادائیگی رقم کے سلسلے میں تصوری عمل کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ مذکورہ رقم کی ادائیگی کے سلسلے میں مذکورہ اداروں کے ساتھ کئے گئے معاہدے اس طرح برقرار رہیں گے جیسے یہ ایکٹ منظور ہی نہیں ہوا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مدعاعلیہ اب بھی مذکورہ مقصد کے لئے مذکورہ معاہدوں کا ایک فریق رہے گا۔ متعلقہ معاہدوں میں کرایوں کی وصولی اور معاہدوں کی ثالثی کی شقوں کی شرائط کے مطابق قابل ادائیگی رقم کی وصولی کا طریقہ کار بھی فراہم کیا گیا تھا۔ اگر یہ ایکٹ منظور نہیں ہوتا اور اگر کارپوریشن کی جگہ حکومت کو تبدیل نہ کیا جاتا تو اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر کرایہ کے سلسلے میں کوئی تنازعہ پیدا ہوتا تو کارپوریشن اس تنازعہ کو ثالثی کے پاس بھیج سکتی تھی۔ کرایہ کی ادائیگی کا بنیادی حق اور اس حق کے حوالے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعے کو معاہدوں میں شامل ثالثی کے حوالے کرنے کا طریقہ کار ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور منقطع نہیں ہیں۔ بنیادی حق کو محفوظ رکھنا اور اس کے نفاذ کے طریقہ کار کے حق کو روکنا حق کو بچانا اور علاج سے انکار کرنا ہے۔ اپیل کنندہ کی دلیل کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ واجب الادا رقم کے سلسلے میں فریقین کے درمیان ایک نیا معاہدہ کیا جائے۔ اس تجویز کی قبولیت کارپوریشن کو اپنا متفقہ حل چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے۔ متبادل تجویز، یعنی کارپوریشن کو ادا کی جانے والی رقم کے سلسلے میں، معاہدوں کی ثالثی کی شقوں کو حکومت اپیل کنندہ کے خلاف نافذ کر سکتی ہے، ایک عدم مطابقت کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ تنازعہ اپیل کنندہ اور کارپوریشن کے درمیان ہوگا، ثالثی اپیل کنندہ اور تیسرے فریق کے درمیان ہوگی۔ یہ دلیل کہ حکومت کارپوریشن کو ادا کی جانے والی رقوم کے سلسلے میں کارپوریشن کے ٹرسٹی

کے طور پر کام کرے گی، ایکٹ کی کسی بھی شق کی حمایت نہیں کرتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 5 کی شق کی منصفانہ تعمیر تمام بے قاعدگیوں کو دور کرتی ہے۔ مزید برآں، ایکٹ کے دفعہ 5 کے بنیادی حصے میں تصور اس وقت تک نافذ العمل ہوتا ہے جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق کی ضرورت نہ ہو۔ شرائط کے ساتھ ساتھ ضروری مضمرات کے ذریعہ معاہدوں کے تحت واجب الادا رقم کے موضوع کو مذکورہ استثنیٰ کے دائرہ کار میں بنیادی اور طریقہ کار دونوں پہلوؤں کے تحت لایا گیا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 5 میں دی گئی فکشن اس حد تک معاہدے کی شرائط کے مطابق ہو گی۔ اس طرح کی تعمیر پر، جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ واجب الادا رقم کا حق اور ثالثی کا طریقہ کار دونوں اس کے تحت محفوظ ہیں۔

نتیجے میں، ہم ہائی کورٹ کی طرف سے ظاہر کردہ نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہیں اور اخراجات کے ساتھ اپیل کو خارج کرتے ہیں.

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and
integrity of this document